"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح ۱۳۵۳ھش — دسمبر ۱۹۷۴ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

فتح ۱۳۵۳ھش

(دسمبر ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	دو پونڈ

ترتیب

- مامور من اللہ کی شناخت (اداریہ) صـ۲
- تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان صـ۵
- ایک شعر صـ۶
- جلسہ سالانہ (ارشادات حضرت مسیح موعودؑ) صـ۷
- کاروانِ اسلام صـ۸
- طلسمِ خیال (نظم) صـ۱۵
- ایک سوال (نظم) صـ۱۶
- اخبارات و رسائل صـ۱۷
- شذرات صـ۲۲
- اشتہارات صـ۲۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۰ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۲

فتح ۱۳۵۳ھ

(دسمبر سنہ ۱۹۷۴ء)

ادارہ

مامور من اللہ کی شناخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ اپنے جس برگزیدہ کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور کرتا ہے اس کی پہچان کے کئی طریق ہیں۔ اس کا ذکر گزشتہ صحیفوں میں ملتا ہے تا لوگ ان صحیفوں کو پڑھ کر اور ان میں دی گئی علامات پر غور کر کے اس پر ایمان لا سکیں اور اس کے پیغام پر عمل کر کے اپنی اصلاح کی طرف قدم اُٹھا سکیں۔ اس کی بعثت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں ایک رَو چلا دیتا ہے اور وہ ہمہ تن اس کے منتظر ہو جاتے ہیں۔ اس کی دعویٰ سے پہلی زندگی کو اتنا پاک وصاف رکھتا ہے کہ دعویٰ کے وقت وہ اس عرصہ کو بطور دلیل کے پیش کر سکتا ہے۔ اس کی دعاؤں کو اس رنگ میں شرفِ قبولیت بخشتا ہے کہ لوگ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے اس سے دعاؤں کے طالب ہو جاتے ہیں اور اس طرح اس کی پرہیزگاری اور تعلق باللہ کا انہیں یقین ہو جاتا ہے۔ مستقبل قریب اور مستقبل بعید کے متعلق اللہ تعالیٰ اس سے ایسی پیشگوئیاں کرواتا ہے جو پوری ہو کر اس کی صداقت کی دلیل بن جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں ہوتی رہی ہیں اور یہ سب باتیں ہوتی رہیں گی لیکن اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج تک دُنیا میں کوئی بھی ایسا مامور نہیں آیا جسے تمام لوگوں نے مان لیا ہو۔ کسی نے کسی وجہ سے ماننے سے انکار کیا اور کسی نے کسی وجہ سے لیکن انکار ضرور ہوتا رہا۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے افضل و اعلیٰ تھے۔ حضورؐ کی صداقت کے دلائل سے زمین و آسمان بھرے پڑے ہیں۔ قدم قدم پر اور ہر آن و ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے زندہ اور زبردست تعلق کا اظہار ہوا۔ گزشتہ صحائف میں ذکر موجود۔ دعویٰ سے پہلے کی زندگی بھی انتہائی پاک و صاف۔ دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہزاروں لاکھوں۔ پیشگوئیاں اس قدر زیادہ کہ حضورؐ کی زبانِ مبارک سے جو بات نکلی پیشگوئی کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ اور یہ پیشگوئیاں قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔ اس کے باوجود ایک لمبا عرصہ مکّہ والوں کو حضورؐ کو پہچاننے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ انہوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ مخالفت کی اور مخالفت بھی انتہائی شدید۔ پھر مکّہ والے ایمان لے آئے۔ سارا عرب ایمان لے آیا۔ دیگر ممالک کے بہت سے لوگ ایمان لے آئے لیکن اس کے باوجود آج بھی دُنیا میں کروڑوں کروڑ انسان ایسے ہیں جو حضورؐ پر ایمان نہیں لائے اور ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو مخالفت بلکہ شدید مخالفت کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ مامور چاہے بڑا ہو یا چھوٹا۔ دُنیا کے ایک حصّے میں ہو یا دوسرے حصّہ میں۔ چند لوگوں کے لئے ہو یا ساری دُنیا کے لئے ہوتا ہمیشہ یُونہی آیا ہے کہ کچھ لوگ مان لیتے ہیں اور کچھ انکار کر دیتے ہیں۔ دلائل روزِ روشن کی طرح واضح ہوتے ہیں لیکن صرف اُن کے لئے جو ماننے کی سعادت پاتے ہیں یا جن کے دل سعید ہوتے ہیں اور بالآخر انہوں نے مان لینا ہوتا ہے۔ مخالفت کرنے والوں کو کبھی دلائل نے اپنی طرف متوجہ نہیں کیا۔ صحیفوں کی باتوں کی تاویلیں ہو جاتی ہیں اور نظر آنے والے واقعات کو رنگدار شیشوں والی عینک سے دیکھا جاتا ہے اور بات یُونہی رہ جاتی ہے۔

قرآن کریم نے اپنے آغاز ہی میں کیا اچھا اصول بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم ہے تو ایسی کتاب جس میں کوئی شک و شُبہ نہیں لیکن اس کی ہدایت صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جو متقی ہیں اور جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آگے چل کر یہ بھی بیان فرما دیا ہے کہ جن لوگوں نے نہیں ماننا انہیں تُو چاہے ڈرائے چاہے نہ ڈرائے انہوں نے تو نہیں ماننا اور کسی صورت بھی نہیں ماننا۔ اِن سب باتوں کے پیشِ نظر ہم سمجھتے ہیں کہ کسی مامور کی شناخت کے لئے بہت سے اُمور موجود ہونے کے باوجود انسان کو اپنے علم اور اپنی عقل پر ہرگز ہرگز بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا میں نہیں جانتا یہ "مامور" ٹھیک کہتا ہے یا غلط ہے تُو میری راہنمائی فرما۔ تجھے تو علم ہے کہ یہ سچ بولتا ہے یا جھوٹ۔ اگر سچ بولتا ہے تو مجھے اس کے دامن سے وابستہ کر دے اور اگر جھوٹ بولتا ہے تو مجھے اس سے بچا۔

اِس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کا مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کاش لوگ اپنا علم اور اپنی عقل استعمال کرنے کی بجائے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے پُوچھیں اور اس پر عمل کریں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن کی بھی سُنئے

مدیر ماہنامہ الحق نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کے متعلق بعض لوگوں سے چند ایک سوالات پوچھے تھے ان سوالوں کے جواب الحق اکتوبر/نومبر کے شمارہ میں شائع ہوئے ہیں۔

اکثر تو ایک دوسرے کی کاربن کاپی ہی ہیں لیکن جو لوگ غور و فکر کے عادی ہیں اور اپنی شخصیت کو بلاوجہ اوروں میں مدغم کرنا نہیں جانتے انہوں نے جو کچھ لکھا ہم اُس کے ایک دو اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب صدر شعبہ دائرہ معارفِ اسلامیہ لکھتے ہیں:۔

"میں جب یہ کہتا ہوں کہ یہ لڑائی تنہا علماء نے لڑی تو بالکل حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ علماء کے علاوہ جو طبقے یہاں موجود ہیں ان کی بہت سی تحریریں بطور شہادت پیش کی جا سکتی ہیں کہ ان کا نقطۂ نظر بالعموم علماء کے مؤقف کے خلاف اور قادیانیوں کے حق میں رہا ہے۔ اور اس میں بڑے بڑے اکابر کے نام لئے جا سکتے ہیں"

ابوالاثر حفیظ جالندھری لکھتے ہیں:۔

"میرے نزدیک یہ قادیانی مسئلے کا وہ حل نہیں ہے جو حل قرآن کریم و حکیم نے پہلے ہی سے کر رکھا ہے البتہ یہ ایک فیصلہ ہے جو اسلام کی قرآنی عدالت سے نہیں انگریز کی مسلّط کردہ جمہوری عدالت نے دیا"

شیعہ نصاب

شیعہ نصاب کی علیحدگی کے سلسلہ میں مدیر الحق اکوڑہ خٹک نے اپنے خیالات کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ وہ اسے مسلمانوں کی اعتقادی، فکری، مذہبی زندگی بلکہ سیاسی، اقتصادی، معاشرتی زندگی کے لئے تباہ کُن سمجھتے ہیں اہلِ سُنّت کے ساتھ اسے ظالمانہ مذاق قرار دیتے ہیں اور وہ شیعوں سے پُوچھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ کرانے پر کیوں بضد ہیں۔

(مزید آئندہ۔ انشاء اللہ)

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم نبوت ۱۳۵۳ہش مطابق یکم نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریکِ جدید کے نئے سال (یعنی دفتر اوّل کے اکہتالیسویں، دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال) کے افتتاح کا اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اِس یقین کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو ان کے اخلاص کے پیشِ نظر حسبِ سابق نئے سال میں بھی غلبۂ اسلام کی غرض سے پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

حضور نے خطبہ کے شروع میں فرمایا آج جمعہ کی عید سے تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے لئے سارا سال ہی ہر جہت سے مختلف النوع عیدوں کا سامان کرتا رہے۔

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے مال میں سے اُسی کی دی ہوئی توفیق سے دو مقاصد کے پیشِ نظر خرچ کرتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی غرض سے دوسرے اِس لئے کہ ہم میں باہم اتحاد و ارتباط بڑھے اور مضبوطی پیدا ہو اور اِس طرح نوعِ انسانی میں حقیقی یکجہتی اور اتحاد قائم ہو جائے۔

یہ دونوں مقاصد ایک طرف تعلیم و تربیت اور روحانی ترقی اور تعلق باللہ پر اور دوسری طرف اصلاح و ارشاد کے ذریعہ دنیا بھر میں توحید کے قیام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم اور اِس طرح کرۂ ارض پر غلبۂ اسلام کے ظہور پر حاوی ہیں چنانچہ بیرونی دنیا میں تبلیغِ اسلام کی جو زبردست مہم جاری ہے اس میں زیادہ حصہ تحریکِ جدید ہی کا ہے۔

احبابِ جماعت کے اخلاص کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے چندوں کے لئے گزشتہ سال جو معیار مقرر کیا گیا تھا غیر معمولی اور نامساعد حالات کے باوجود احباب نے اس سے بڑھ کر وعدے کئے البتہ جماعتوں کو پچھلے دنوں ابتلاء و آزمائش کے جن خطرناک حالات میں سے گزرنا پڑا ہے اور جو جانی و مالی نقصانات

اُٹھانا پڑے ہیں ان کی وجہ سے وصولی میں ابھی کچھ کمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احباب کے اخلاص کے پیشِ نظر امید ہے کہ گزشتہ سال کے حسابات بند ہونے کی تاریخ سے قبل احبابِ جماعت اِس کمی کو بھی پورا کر دکھائیں گے۔ بیرونی ممالک میں اور بالخصوص افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لاکھوں تثلیث پرست، بُت پرست اور لامذہب مسلمان بنے ہیں۔ ہمیں پیاس ہے اِس بات کی کہ ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔

آخر میں حضور نے فرمایا میں آج یکم نومبر کو تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے اکتالیسویں، دفتر دوم کے انتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال کا افتتاح کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میں نے تحریکِ جدید کی مالی قربانیوں کے لئے جو معیار پچھلے سال دیا تھا وہ نئے سال میں بھی قائم رہے گا۔ میں اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو توفیق دے گا اور اِس طرح گزشتہ سال کی وصولی میں جو عارضی کمزوری رہ گئی ہے اسے اپنے فضل سے دُور کر دے گا اور آپ کو آپ کے اخلاص کے پیشِ نظر نئے سال میں بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

تا مرا داد ند از حسنش خبر
شُد دلم از عشقِ اُو زیر و زبر

ترجمہ:- جب سے مجھے اس کے حُسن کی خبر دی گئی ہے میرا دل اس کے عشق میں بیقرار رہتا ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کا حصول اور خدا تعالیٰ کے حصول کا مطلب ہے خدا تعالےٰ کی محبّت میں فنا ہو جانا۔ اِس سے حقیقتاً جاودانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ محبّت کے لئے حُسن اور احسان کا علم ہونا ضروری ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو دلوں کو گرماتی ہیں اور محبّت کا شعلہ بھڑکاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے اللہ تعالیٰ کے حُسن کی معرفت حاصل ہوئی ہے مجھے اس سے بے پایاں عشق ہو گیا ہے اور میں ہر وقت اس کے لئے بیقرار رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حُسن کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے اسمائے حسنہ پر غور کریں اور اپنے گرد و پیش میں اس کے حسین جلووں کو دیکھیں اور ان سے لُطف اندوز ہوں۔ ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے جلوے بکھرے پڑے ہیں۔ دیکھنے والی آنکھ اور لُطف اندوز ہونیوالا دل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید

"لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہر جوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اِس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اِس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

جلسہ سالانہ کی غرض

(۱) "اِس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(۲) "صرف طلبِ علم اور مشورۂ امداد اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔"

(۳) ماسوا اِس کے اِس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

(۴) "اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کیلئے دعا

"مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے اور ان کو ہر ایک

(باقی صـ۲۴ پر)

مرتبہ: ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱

مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ اور ماریشس میں احمدیہ جماعت نے مسلمان بچّوں کو اسلامی تعلیم اور اسلامی ماحول مہیّا کرنے کے لئے سکول بھی جاری کر رکھے ہیں۔ کچھ سکول تو تحریکِ جدید کے انتظام کے ماتحت کام کر رہے تھے اب بہت سے مزید سکول مجلس نصرت جہاں کے انتظام کے تحت کھُل چکے ہیں اور مزید کھُل رہے ہیں۔ ان میں لڑکوں کے سکول بھی ہیں اور لڑکیوں کے بھی۔ دو سکولوں کے متعلق مجلس نصرت جہاں کے سیکرٹری صاحب کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

(۱) "سیرالیون میں بمبوڈو کے مقام پر مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک بھر میں پہلے مسلم گرلز سیکنڈری سکول کا اجراء عمل میں آیا تھا۔ اس سکول کے پہلے نامزد پرنسپل مکرم نذیر احمد صاحب مبشر ایم۔ ایس سی نے اپنے خط مورخہ ۸ ۱۱/۲۴ میں اِس سکول کی تعمیر کے بارے میں ابتدائی مساعی کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ اس خط کے بعض اقتباسات افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

"اِس ماہ خاکسار نے ٹاؤن چیف اور دوسرے معزز لوگوں سے مل کر سکول کی مجوزہ زمین کے لئے کوشش کی الحمدللہ کہ اِس سکول کے لئے تقریباً ۲۳ ایکڑ زمین کی منظوری مل گئی ہے۔

یہ زمین مرکزی شارع پر واقع ہے اِس قصبے میں زیادہ تر آبادی عیسائی ہے لیکن ان لوگوں نے جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو دیکھتے ہوئے احمدیہ مشن کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ یہاں پر گرلز سیکنڈری سکول قائم کرے۔ یہاں اکثر آبادی دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ تعلیمیافتہ ہے۔ اِس قصبہ میں سے ایک صاحب HON. K.C. BAMANJA اِس وقت سیرالیون کے نائب وزیر خارجہ ہیں۔ دوسرے A.A. KOROMA اِس وقت سیرالیون کی ڈائمنڈ کارپوریشن کے ڈپٹی جنرل منیجر ہیں۔ اِسی طرح ایک صاحب ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں۔ یہ تینوں اصحاب سکول

کی تعمیر و ترقی میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں۔ جناب کوراما ڈپٹی جنرل مینیجر ڈائمنڈ کارپوریشن نے میٹریل دینے کا وعدہ کیا ہے انہوں نے فوری طور پر ایک صد بوری سیمنٹ اور ریت دے دی ہے۔ جزاھم اللہ۔ مقامی انتظامیہ کی طرف سے بھی ہر طرح کا تعاون حاصل ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلد عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔"

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس سکول کی تعمیر اور اسی طرح مجلس نصرت جہاں کے دیگر منصوبوں کو اپنے فضل سے بے حد بابرکت فرمائے۔ آمین"

(۲) سنگبی۔ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے ہمارے ٹیچر مکرم عبدالماجد صاحب اپنی رپورٹ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں سکول کی زیرِ تعمیر بلڈنگ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ کمروں کے ایک بلاک کی دیواروں تک کام مکمل ہو گیا ہے۔ چھت ڈالنے کا کام شروع ہونیوالا ہے۔ اِس سکول کا مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو آغاز ہوا تھا۔ سیرالیون کی حکومت کے محکمہ تعلیم کی طرف سے اس کی باضابطہ منظوری ۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء کو ہوئی۔ ابتدائی دنوں میں ۳۱ طلباء اور طالبات نے داخلہ لیا۔ پھر رفتہ رفتہ تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس سکول کے سٹاف میں چند مقامی اساتذہ کے علاوہ دو پاکستانی کوالیفائڈ اساتذہ بھی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامی اساتذہ میں سے ایک ٹیچر اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ اِس سکول میں حکومت کے عام نصاب کے علاوہ دینیات اور قرآن کریم کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گورنمنٹ نے اِس سکول کی عمدہ کارکردگی کے پیشِ نظر حال ہی میں کچھ گرانٹ بھی دینے کا فیصلہ کیا ہے، الحمد للہ

جب اِس سکول کا آغاز ہوا تو اِس کی اپنی کوئی عمارت نہیں تھی اِس لئے عارضی طور پر کرایہ کے مکان میں ہی سکول جاری کیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی عمارت کا بلاک جلد ہی مکمل ہونے والا ہے۔ احباب سے اِس سکول کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔"

۲

امریکہ میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے باشندوں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش بنائے اور انہیں اس حسین و جمیل مذہب کی برکات سے بہرہ اندوز کرے۔ آمین

احمدیہ جماعت وہاں ہر طرح کوشاں ہے۔ گزشتہ عید الفطر کی تقریب کی کارروائی ٹیلیویژن پر بھی دکھائی گئی۔ تقریب کی رپورٹ وہاں کے مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری پیش کرتے ہیں:۔

"۱۷ اکتوبر بروز جمعرات عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ اِس بارہ میں بھی تمام جماعتوں کو پہلے سے آگاہ

کر دیا گیا تھا۔

واشنگٹن میں عید کی نماز صبح دس بجے ادا کی گئی ٹیلیویژن کا عملہ بھی عید کی کارروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے وقت پر پہنچ گیا اور شروع سے اخیر تک یعنی نماز عید سے خطبہ عید کے اختتام تک مسجد میں رہے اور ساری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور شام کے وقت خبروں میں

AHMADIYYA CENTER

2141 LEROY PLACE

WASHINGTON D.C

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے الفاظ نمایاں کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مسلمانوں کے ایک فرقہ احمدیہ کی مسجد ہے جس میں نماز عید ادا ہو رہی ہے نیز بتایا کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور عقائد اور اعمال کے لحاظ سے سچے اور کامل مسلمان ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طریق سے لاکھوں لوگوں کو احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔

خاکسار نے خطبۂ عید میں عید الفطر کی فلاسفی بیان کی نیز اسلام میں مذہبی آزادی اور رواداری کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اسلام کی تمدنی اور غلبہ کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا۔

خطبۂ عید سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ ومتعنا بطول حیاتہ کا پیغام عید احباب کو پڑھ کر سنایا گیا جو مندرجہ ذیل الفاظ میں بذریعہ تار موصول ہوا:۔

"دوستوں کو میرا اسلام اور عید مبارک پہنچا دیں۔ متواتر دعاؤں میں لگے رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی خاص برکات سے نوازے۔"

احباب جماعت کے لئے پیارے آقا کا یہ پیغام عید کی خوشی کو دوبالا کرنے کا باعث ہوا۔ اسکے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طرف سے بھی آمدہ عید مبارک کا پیغام احباب کو سنایا گیا۔

خطبۂ عید کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور بعد ازاں سب احباب جماعت نے جن میں پاکستانی، امریکن اور افریقن احمدی شامل تھے گلے مل کر ایک دوسرے سے اخوت و محبت اور اسلامی مساوات کا مظاہرہ کرتے ہوئے عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

لوکل جماعت کی طرف سے اس موقع پر ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا چنانچہ سب حاضرین نے اس میں حصہ لیا اور ایک گروپ فوٹو پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

عید ملاپ پارٹی:۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز اتوار شام سات بجے مشن کی طرف سے ایک عید ملاپ پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں علاوہ احباب جماعت کے غیر از جماعت و غیر مسلم احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا خصوصاً ایرائے فلپین

(LEROY PLACE) جس گلی میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس واقع ہے اس میں رہائش رکھنے والے سب ہمسایوں کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ بعض نے تو ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے معذرت نامے بھیجے لیکن بعض وقت نکال کر ہماری اِس تقریب میں شریک ہوئے اور مشن کی طرف سے ایسی تقریب کے انعقاد کو بنظرِ تحسین دیکھا اور شکریہ ادا کیا وہ سب عیسائی تھے لہٰذا انہیں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور مزید تحقیق کے لئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ بعض دوستوں سے تو رات ۱۲ بجے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ یہ تقریب جس میں پاکستانی امریکن، کالے، گورے، افریقن سب ہی شامل تھے خدا کے فضل سے تبلیغی، تربیتی، سوشل تعلقات اور اسلامی اخوت و محبت اور مساوات کے لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہی اور ہر شخص نے اسے سراہا اور پسند کیا۔

اِس پارٹی کے انتظامات اور کھانے کی تیاری میں محترمہ بیگم صاحبہ میاں مظفر احمد صاحب، ان کے ملازم مکرم نذیر احمد صاحب اور محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم منور احمد صاحب سعید نے نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے کام کیا خدا تعالیٰ ہمیں اِس امر کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر اور ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور ان ممالک میں جلد از جلد اسلام کے غلبہ اور فتح کے دن دیکھنے نصیب فرمائے۔ آمین"

۳

دُنیا کے کونے کونے میں احمدیہ جماعت کے ذریعہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے مبلغین اساتذہ، ڈاکٹر صاحبان اور دیگر افراد شب و روز اسلام کی تعلیم کی برتری ثابت کرنے اور غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں داخل کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔ جب بھی اور جہاں بھی موقع ملتا ہے اس موقع سے فائدہ اُٹھانا احبابِ جماعت کا ہر فرد غنیمت جانتا ہے۔ نائیجیریا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حال ہی میں ایک کالج میں مختلف مذاہب کی رُو سے "گناہ اور نجات" کے متعلق مقالے پڑھے گئے۔ اسلام میں گناہ اور نجات کی جو حقیقت ہے اس پر ہمارے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ نے روشنی ڈالی۔ اس کی تفصیل کو احاطۂ تحریر میں لاتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :-

"۱۳ ستمبر کو واری میں فیڈرل گورنمنٹ کالج کے "مسلم یوتھ ونگ" نے ایک عام پبلک سمپوزیم کا اہتمام کیا۔ موضوع "گناہ و نجات" رکھا اور ہندو، عیسائی اور مسلمان تینوں کو اس پر بولنے کی دعوت دی۔ جلسہ شہر کے وسط میں ٹاؤن ہال میں رکھا اور ریڈیو، ٹی وی، سینما اور اشتہارات سے اس کی تشہیر کی۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے خاکسار کو منتخب کیا گیا چنانچہ بندہ نے اس روز ۲۰ میل

کا سفر طے کر کے اس جلسہ میں شرکت
کی جو ڈویژنل ایجوکیشن بورڈ کے
چیئرمین کی صدارت میں ہوا۔ ۲ منٹ
کا وقت مقرر تھا جو بہت کم تھا لیکن
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جملہ
نکات پر روشنی ڈالنے میں کامیاب
رہا۔ اسلامی نقطۂ نظر بہت پسند کیا
گیا۔ غیر مسلموں نے بھی بعد میں بہت
سراہا اور تقریر کی کاپیاں مانگیں۔
تقریر کے بعد وقفہ سوالات تھا۔
اسلام کے بارے میں سب سے زیادہ
سوالات پوچھے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے
فضل سے سب سوالات کے جواب
قرآن کریم کی روشنی میں مدلل دیئے
گئے۔ عیسائی حلقوں میں اسلام کی برتری
پر اظہارِ تشویش بھی ہوا اور مسلمان احباب
نے جلسہ کے دوران اور بعد میں بھی
بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔
حاضرین میں جن کی تعداد سینکڑوں
تھی عیسائی، مسلمان اور ہندو (مرد
اور خواتین) شامل تھے چیئرمین کی
مدد کے لئے ایک ہندو۔ ایک عیسائی
اور ایک مسلمان "معاون صدر" موجود
تھے۔ پریس کے نمائندے بھی موجود
تھے۔ تقریر کی نقل الگ بذریعہ ڈاک بھجوا

رہا ہوں۔ یہ اخبار TRUTH میں بھی
چھپ چکی ہے۔ بندہ نے اس تقریر اور
اپنے بعض دوسرے مضامین کو اپنے
محدود وسائل سے صرف دو دو سو کی
تعداد میں سائیکلو سٹائل کرایا ہے
اور چیدہ چیدہ احباب میں تقسیم کیا
ہے۔ خاکسار نے ان کو تبلیغ میں بہت
مفید پایا۔ بعض پادریوں نے ان کو
یونیورسٹی آف ابادان کے تھیالوجی
کے محکمہ کو بھی بھیجا لیکن کوئی جواب
نہیں پا سکے۔"

۴

اللہ تعالیٰ کی القا کردہ مجلس نصرت جہاں کی سکیم
اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم سے دن دونی رات چوگنی
ترقی کر رہی ہے۔ اس سکیم کے زیرِ انتظام ڈسپنسریاں
اور سکول خدمتِ خلق میں مصروف ہیں اور ایک دفعہ
پھر دنیا پر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ خدمتِ خلق کا جو جذبہ
اسلام کی تعلیم پیدا کرتی ہے وہ کسی اور مذہب کی تعلیم
ہرگز نہیں کرتی۔

محترم مسعود احمد صاحب جہلمی سیکرٹری مجلس
نصرت جہاں نے میڈیکل سنٹرز کے متعلق جو رپورٹیں مہیا کی
ہیں وہ قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی
ہیں۔ احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ
احمدیہ جماعت کے تمام کاموں میں برکت ڈالے اور ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوششوں کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کا دن قریب سے قریب تر آجائے۔ آمین

(۱) گیمبیا کے دارالحکومت بانجول کے گنجان آباد علاقہ میں واقع نصرت جہاں ٹی بی۔ اینڈ میڈیکل سنٹر کے انچارج مکرم ڈاکٹر انوار احمد خان صاحب نے اپنی ہفتہ وار رپورٹ مرسلہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۷۴ء کے ذریعہ اکتوبر کے دوسرے ہفتے کی جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کے مطابق انہوں نے ان چھ ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶ مریضوں کا علاج کیا ہے جن میں سے گیارہ مریضوں کا علاج بالکل مفت ہوا ہے۔ یہ ہسپتال گیمبیا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت جاری کردہ پانچ طبی مراکز میں سے ایک ہے۔ اِس سنٹر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایکسرے پلانٹ اور لیبارٹری بھی ہے جس کے انچارج واقفِ زندگی نوجوان مکرم محمود احمد صاحب انجم ہیں۔ اِس کلینک کو جاری ہوئے اب تقریباً چار سال ہونے کو ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے جاری ہے اور دُور دُور سے لوگ یہاں پر علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام واقفِ زندگی ڈاکٹروں کو خدمتِ خلق کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

(۲) نصرت جہاں کلینک بواجے بو (سیرالیون)

کے انچارج مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ایف۔ آر۔ سی۔ ایس اپنے خط مورخہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۷۴ء میں مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال کی نئی زیرِ تعمیر عمارت پر چھت پڑنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جون ۱۹۷۱ء میں نصرت جہاں "آگے بڑھو سکیم" کے ماتحت اس کلینک کی ابتداء ایک کرایہ پر لئے گئے مکان میں کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ازاں سیرالیون کی حکومت نے بواجے بو میں نہایت بامو قع سڑک پر دس ایکڑ کا پلاٹ ہسپتال کی اپنی عمارت تعمیر کرنے کے لئے لیز پر دے دیا۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۳ء کو عاجز انہ دعاؤں کے ساتھ سنگِ بنیاد رکھا گیا کم و بیش تین لاکھ روپے کے مصرف سے زیرِ تعمیر یہ ہسپتال امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز جلد مکمل ہو جائے گا۔ ہسپتال کی اپنی عمارت تعمیر ہو جانے کے بعد مقامی باشندوں کے لئے اور زیادہ سہولت میسر آسکے گی۔ موجودہ صورت میں بھی جبکہ ہسپتال نسبتاً ایک چھوٹی جگہ میں چلایا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کو مقبول خدمت کی توفیق میسر آئی ہے۔ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں اس ہسپتال میں ستر ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے جن میں سے کوئی دو ہزار نادار مریضوں کا علاج بالکل مُفت ہوا ہے جب کہ دوسرے مریضوں سے واجبی فیس لی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس عرصہ میں ڈیڑھ ہزار کے قریب کامیاب اپریشن ہوئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کی طرف سے ماہوار رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء حال ہی میں موصول ہوئی ہے اس کے مطابق ماہِ ستمبر میں کُل دو ہزار پانچ سو چھپن مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے ۳۸۳ مریضوں نے ہسپتال میں داخل رہ کر علاج کروایا۔ اِس ماہ ۳۲۹۰ مریضوں کا علاج بالکل مُفت کیا گیا اور دورانِ ماہ خدا تعالیٰ کے

فضل سے ۶۲ کامیاب اپریشن کئے گئے۔

(۳) مکرم ڈاکٹر میجر محمد خاں صاحب کو گیمبیا میں بطور واقفِ زندگی گئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے۔ آپ نے گیمبیا کے شہر بریکامہ میں طبّی مرکز قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آغاز میں ہی بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے خط مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء کا ایک اقتباس احباب کے استفادہ کے لئے پیش ہے:۔

"سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امّا بعد حضور پُر نور کا نوازش نامہ ملا۔ حضور نے میرے لئے دعا فرمائی ہے حضور کی دعاؤں سے کام بن رہا ہے ورنہ میں تو ایک ذرّہ ناچیز ہوں۔ پھر یہاں پر مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اگرچہ یہ موسم ہنگر سیزن کہلاتا ہے اور رقم نہ ہونے کے باعث عموماً ڈاکٹروں کے پاس مریض کم آتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ماہ ۳۷۷ نئے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ گرد و نواح سے سات سات آٹھ آٹھ میل سے لوگ آرہے ہیں۔ ایک آدھ مریض سینگال کے بھی آئے۔ مجھے یاد نہیں کہ کوئی بیمار اچھا نہ ہوا ہو عموماً لوگ دو دن میں ہی شفا پاکر خوش خوش جاتے ہیں سوائے بعض پرانے یا شدید بیماروں کے۔ عام طور پر رپورٹیں یہی مل رہی ہیں کہ لوگ خوش ہیں۔ ایک تو ان کا علاج پیار اور محبت اور توجہ سے کیا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ دیگر ڈاکٹروں کی نسبت فیس کم لی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ہنگر سیزن کی وجہ سے جن لوگوں کے پاس پیسہ نہ ہو ان کا پورا ہی علاج مفت یا آدھا مفت کر دیا جاتا ہے۔"

تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب کا نام:۔ مسیح دجّال اور یاجوج و ماجوج کا ظہور

مصنّف:۔ مولانا محمد اسد اللہ صاحب قریشی

ناشر:۔ خود مصنّف

ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

قیمت:۔ دس روپے

مولانا محمد اسد اللہ صاحب قریشی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربّی ہیں اور معروف مصنّف۔ تاریخ پر آپ کی گرفت مضبوط ہے اور اسے پیش کرنے کا طریق نہایت مدلّل۔ آپ کی تصنیفات تحقیقات کا ایک اچھا نمونہ ہوتی ہیں اور ان میں ہر شخص کے لئے کوئی نہ کوئی نئی چیز ضرور موجود ہوتی ہے۔

کتاب زیرِ تبصرہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا انعام یافتہ مقالہ ہے۔ اور یہی بات اِس امر کی دلیل ہے کہ یہ کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلسمِ خیال

جس کو حلاوتِ غمِ جاناں نہیں ملی
اُس کو متاعِ لذّتِ پنہاں نہیں ملی

غم کے پہاڑ، درد کے دریا، الم کی آگ
خوش ہوں حیاتِ بے سروساماں نہیں ملی

کیوں جانے زخم زخم خلش آشنا ہوا
مرہم سے بھی بشارتِ درماں نہیں ملی

ہم تجزیہ تو کرتے ہوائے بہشت کا
لیکن ہوائے کوچۂ جاناں نہیں ملی

روشن ہوں جس سے روح کی تاریک گھاٹیاں
ہم کو ابھی وہ شمعِ فروزاں نہیں ملی

کاٹی ہے خون رو کے خزاں کی اندھیری رات
لیکن نویدِ صبحِ بہاراں نہیں ملی

بازارِ کائنات میں ہر اِک دُکان پر
سب کچھ ملا ہے عظمتِ انساں نہیں ملی

لگتا ہے یوں کہ یہ بھی طلسمِ خیال تھا
جھپکی جو آنکھ صحبتِ یاراں نہیں ملی

میری تباہیوں کا اُسے بھی ملال ہے
وہ آنکھ پہلے اتنی پشیماں نہیں ملی

ثاقبؔ لبوں پہ شکوۂ ارض و سما رہا
جب تک متانتِ غمِ دوراں نہیں ملی

ثاقبؔ زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سوال[1]

ڈھانے کو جو مل جائیں مساجد تو بتاؤ
"دم مارو" کے دم خانے گرائے گا کوئی کیوں

دارو تو ہے تہذیب کا اِک لازمۂ زیست
اس دور میں دارو سے بچائے گا کوئی کیوں

اسلاف کی باتوں میں تجدّد نہیں ملتا
یہ قصّۂ پارینہ سنائے گا کوئی کیوں

کیا جانے کوئی کفر کی کب مُہر لگا دے
اَب خود کو مُسلمان بنائے گا کوئی کیوں

دشنام دہی سے جو نکلتے ہوں سبھی کام
اَخلاق کی اقدار نبھائے گا کوئی کیوں

جلووں سے بھی محروم تکلّم سے بھی عاری
اِس انجمنِ ناز میں آئے گا کوئی کیوں

نسیم سیفی
۳۱/۱۲/۷۴

[1] "نوائے وقت" میں مشیر کاظمی کی ایک نظم پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات و رسائل

غلط تاثرات

مدیر "المنبر" لکھتے ہیں :-

"سنہ ۱۹۵۳ء کے بعد جو غلطیاں ہم سے سرزد ہوئیں ان میں ایک ذاکش غلطی یہ تھی کہ ہم میں سے بہت سے حضرات نے اس غیر واقعاتی تاثر کو خوب خوب عام کیا کہ سنہ ۱۹۵۳ء کی تحریک سے قادیانیت ختم یا کم از کم بے اثر ہو چکی ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ یہ تاثر ہمیشہ ہی غیر واقعاتی رہے گا۔ نہ احمدیت انشاء اللہ العزیز ختم ہو گی نہ بے اثر۔ یہ الٰہی تقدیر ہے کہ احمدیت پھلتی پھولتی ہی رہے گی اور اس کا اثر بڑھتا ہی رہے گا۔

گزشتہ چند ماہ میں احمدیہ جماعت کے افراد جس ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں وہ بڑے سے بڑے دل گردہ والوں کے حوصلے پست کر سکتا تھا لیکن، احمدیہ جماعت کے افراد ہیں کہ ان کے ایمان اور بھی تازہ ہو گئے ہیں۔ وہ ان ابتلاؤں کو اپنی ترقیات کا ایک ضروری زینہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے جس حوصلہ اور اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے وہ صرف اور صرف خدائی جماعتوں کے افراد ہی کر سکتے ہیں۔

المنبر کے ساتھیوں نے ایک معرکہ سر کیا ہے لیکن اس کے باوجود ان کی یاس کا یہ عالم ہے کہ وہ لکھتے ہیں :-

"اگر مجلسِ عمل اور حکومت کی یہی روش جاری رہی تو ہم اس فتنے کے ہاتھوں تباہ ہو جائیں گے اور اس ملک کا نام خدانخواستہ تاریخ کا ایک مٹا ہوا عنوان بن کر رہ جائے گا۔"

حقیقت یہ ہے کہ اب بھی ان کی کامیابی ایک غیر واقعاتی تأثر ہے۔ دل ہی دل میں وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ نہ تو احمدیت کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ اس کا اثر کم کر سکتے ہیں۔

مدیر المنبر کے ایک اور ہمسفر نے کامیابی کے اس تاثر کے غیر واقعاتی ہونے کا یوں ثبوت دیا ہے کہ اپنے پرچہ (چٹان) میں مندرجہ ذیل اشعار شائع کر دئے ہیں۔ اشعار پڑھئے اور دیکھئے کہ ناامیدی کا ریلا انہیں کس طرح بہا کر لئے جا رہا ہے ؎

مایوس ہو چکا ہوں رفیقانِ کار سے
اَب چاہتا ہوں ان کی رفاقت کو چھوڑ دوں
پیدا کئے ہیں اس نے حریفانِ کم سواد
راحت نصیب ہو تو ذہانت کو چھوڑ دوں

تضاد ؟

امروز (۲۸ نومبر ۷۴ء) میں "گورونانک" کے متعلق لکھا ہے :-

"ان کی زندگی کے دوران میں اور ان کے وصال کے بعد بھی ان کے مذہبی عقائد کے بارے میں متضاد خیالات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے حتّٰی کہ ان کی وفات کے بعد ان کے دفنانے یا ہندوؤں کے طریقے کے مطابق جلانے کے متعلق تنازع کی کئی روائتیں مشہور ہیں۔ بہرحال اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ وہ صُوفی منش شخص تھے اور سب انسانوں کو اچھا سمجھتے تھے۔ وہ خدا کو حق یعنی "سچ" کہتے ہیں اور تشبّہ اور تجسّم کے قائل معلوم نہیں ہوتے تاہم اکثر اہلِ علم نے ان کے اقوال سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ تناسخ کے قائل تھے۔"

تمام معروف مصلحین کے ساتھ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ان کے متعلق کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ لیکن حقیقت وہ ہوتی ہے جو وہ خود کہتے ہیں۔ اگرچہ مخالفین ان کے مُنہ میں الفاظ ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے خلاف ابھار سکیں۔ احمدیت کے متعلق بھی مخالفین نے یہی رویہ اختیار کیا ہے۔ غلط طور پر یہ بات مشہور کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تشریعی نبوّت کا دعویٰ کیا، خاتمِ نبوّت کا انکار کیا۔ نیا کلمہ بنایا۔ الگ اُمّت بنائی۔ یہ سب باتیں غلط سراسر غلط ہیں۔

رواداری

محمود احمد رضوی کی ایک پریس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے چٹان لکھتا ہے :-

"مسلمانوں کی رواداری کا اِس سے بڑھ کر ثبوت اَور کیا ہو سکتا ہے کہ دائرۂ اسلام سے خارج کئے جانے کے باوجود مرزائی اُمّت کے لاہوری افراد نے منٹو پارک گراؤنڈ میں اہلحدیث کے پہلو بہ پہلو اپنے لئے نمازِ عید کا اہتمام کیا! ان کی حفاظت کے لئے مسلّح سیکورٹی فورس نے احاطہ کئے رکھا۔ مسلمان اس پر بجا طور پر اعتراض کر سکتے تھے لیکن کسی نے اشارۃً یا کنایۃً بھی اعتراض نہیں کیا، یہ حکومت کا فرض تھا کہ وہ مرزائی اُمّت سے کہتی کہ وہ مسلمانوں سے کہیں دُور اپنی "عبادت" کا اہتمام کریں۔ جب ایک فرقہ ملّتِ اسلامیہ کا جزو نہیں رہا تو وہ شاہی مسجد سے قریب یا اہلحدیث کی نماز کے پہلو میں اکٹھا ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حاصل کرنا چاہتا تھا؟"

(چٹان ۲۲۔ اکتوبر تا ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۳۲)

کیا چٹان کے مدیر حکومت کو مسلمان نہیں سمجھتے کہ کہ عام مسلمان تو رواداری دکھائیں اور حکومت اس کے برعکس عمل کرتی پھرے۔ مزید یہ کہ منٹو پارک تو شاہی مسجد سے کچھ فاصلہ پر ہے شاہی مسجد کے بالکل پہلو میں کیا ہے کیا وہ ایک سکھ کی مڑھی نہیں ہے؟

شاعری

۲۸۔ اکتوبر ۱۹۷۴ء کے چٹان میں شورش کاشمیری کی ایک نظم صفحہ ۹ پر شائع ہوئی ہے اس کا مقطع یوں ہے

دفعۃً غیب سے آواز اُن کی راہنما ہو کر
مجھے ساحل پہ لے جاتی ہے شورش ناخدا ہو کر

اس پر ایک قطعہ حاضر ہے

ہم نے مانا شورشِ شوریدہ سر کے واسطے
ارتجالاً شعر کہنا باعثِ اعزاز ہے
دفعۃً کو جو دفعۃً باندھ سکتا ہے نسیم
حیف ہے اُس کو بھی اپنی شاعری پر ناز ہے

معاف کیجئے گا

اکبر لاہوری ایڈووکیٹ کا ایک مضمون "معاف کیجئے گا" چٹان (۲۸۔ اکتوبر ۱۹۷۴ء) میں شائع ہوا ہے اس کا ایک حصہ قارئین تحریکِ جدید کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ٹیکسلا میں امریکنوں نے ایک مشن ہسپتال کھول رکھا ہے جہاں آنکھوں کا علاج ہوتا ہے۔ اس ہسپتال سے مستفید ہونے والے زیادہ تر آزاد قبائل کے لوگ ہیں جنہیں یہ ہسپتال نزدیک پڑتا ہے۔ ہر وقت اُن کا ہسپتال میں جمگھٹا لگا رہتا ہے اور چونکہ ان حضرات کو غسلخانہ وغیرہ استعمال کرنے کا پہلے کبھی موقع ملا ہوا نہیں ہوتا اِس لئے وہ ہسپتال کے اندر اور باہر اپنی توجہات کے نشانات پھیلائے رکھتے ہیں اور ہسپتال کے ڈاکٹروں اور عملہ کو ہسپتال کو صاف رکھنے کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

بہرکیف ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صاحب صبر کے ساتھ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ ایک اخبار نویس نے انچارج ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کر کے اُن سے پوچھا کہ آپ آزاد قبائل کے پٹھانوں کی بند آنکھوں کا اپریشن کر کے اور اُن کو پھر سے بینائی دے کر اُن پر بڑا احسان کر رہے ہیں یہ آپ کے بہت ممنونِ احسان تو ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا "ہرگز نہیں"۔

پھر انہوں نے ایک بوڑھے قبائلی کا ذکر کیا جس کی آنکھیں مدّت سے پُرانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتیا بند کی وجہ سے بند تھیں۔ ڈاکٹر نے کامیاب اپریشن کر کے بینائی بحال کر دی اور عینک لگا دی۔ خان صاحب پہلے تو سست سست تھے اب بہت چالاک ہو کر چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ڈاکٹر نے پوچھا۔ خان صاحب یہ بتاؤ کہ ہمارے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا ہم نیک لوگ ہیں اور اس نیکی کا اجر خدا ہمیں دے گا۔ خان صاحب نے کہا نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم سیدھے جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم نے ابھی تک کلمہ شریف نہیں پڑھا۔"

یہ فضا ــــ؟

مساوات نے ۵ ستمبر ۷۴ء کو اداریہ میں لکھا:۔

"صوبہ پنجاب ختم نبوت تحریک کا مرکز ہے۔ بظاہر یہ تحریک ایک مذہبی نوعیت کی حامل ہے لیکن اس تحریک کا پس منظر، اس تحریک میں شدت پیدا کرنے، اس میں اہم کردار ادا کرنے والے افراد اور سب سے بڑھ کر اس تحریک کا حاصل خاص سیاسی ردعمل ہے چنانچہ اتوار کی رات کو بادشاہی مسجد میں مجلس عمل کے جلسہ میں جن زعمائے دین نے خطاب کیا وہ بالواسطہ ملک کے جمہوری نظام کو ایک چیلنج تھا اور ہمارے علمائے دین نے اپنی قدیم روایت پر قائم رہتے ہوئے مذہب کو جمہوریت کے خلاف استعمال کیا۔ مقررین نے یہ اعلان کیا کہ اگر ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی نے عوام کی خواہشات کے خلاف فیصلہ کیا تو عوام کو منظور نہیں ہوگا اور اس روز سے عوام زبردست احتجاج کریں گے۔ اس اعلان سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ مختلف مدرسۂ فکر سے منسلک علماء اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک قومی اسمبلی میں منتخب شدہ عوامی نمائندوں کی کوئی حیثیت نہیں لہذا وہ اپنے آپ کو عوام کے نمائندے سمجھتے ہوئے براہ راست قومی اسمبلی کو چیلنج کر چکے ہیں۔ دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ علماء کا طبقہ اپنے آپ کو "عوام" کہہ کر امن شکنی کی دھمکی دے چکا ہے کیونکہ جب علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر قومی اسمبلی کا فیصلہ عوام کی خواہشات کے مطابق نہ ہوا تو ان کی مراد ان کی اپنی ذات ہے یوں وہ صوبائی اور وفاقی حکومت کو چیلنج کر چکے ہیں کہ اگر علماء کی خواہش کے مطابق قومی اسمبلی نہ کر پائی تو وہ اپنی جدّ و جہد جاری رکھیں گے اس جدّ و جہد کی ایک جھلک ربوہ واقعہ کے بعد پنجاب کے مختلف شہر اور قصبے دیکھ چکے ہیں۔ لہذا بلا تأمل یہ کہا جا سکتا ہے کہ علمائے دین کی جدّ و جہد بدامنی اور انتشار پیدا کرنے کے لئے ہوگی۔ شاہی مسجد میں مجلس عمل کے رہنماؤں کی تقاریر سے جو ہم نے اخذ کیا ہے وہ کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ شہریوں میں یہ عام تأثر پایا جاتا ہے کہ ۷ ستمبر کو مجلس عمل 'زبردست تحریک' کا آغاز کرنے والی ہے ظاہر ہے کہ زبردست تحریک شہریوں کو ہراساں کرنے اور امن و امان کو درہم برہم کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی۔"

طالبعلم ربوہ

گزشتہ دنوں جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک طالبعلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا تھا۔ اِس نظربندی کو ناجائز اور غیر قانونی قرار دئے جانے کے لئے ہائی کورٹ میں رِٹ دائر کی گئی جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رِٹ کرنے والے کے حق میں ہوا۔

اِس واقعہ اور فیصلہ کی تفصیل "امروز" ۱۹ر نومبر ۱۹۶۸ء کی درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:۔

"لاہور ۱۸ر نومبر۔ لاہور ہائیکورٹ نے جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالبِ علم امداد الرحمٰن کی نظربندی کے خلاف ان کے استاد قریشی نورالحق کی رِٹ درخواست منظور کرتے ہوئے رولنگ دی ہے کہ مشرقی پاکستان کے باشندے کو محض اِس وجہ سے غیر ملکی اور دشمن کا ایجنٹ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ اس نے بنگلہ دیش جانے کی خواہش نہیں کی تھی اور نہ ہی اس نے پاکستان کی شہریت کے حصول کی درخواست دی تھی۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ نظربند ۱۹۵۳ء میں راجشاہی میں پیدا ہوا۔ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۸ء کو اس نے حصولِ علم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ بنگلہ دیش بننے سے قبل نظربند پاکستان کا شہری تھا اور اس نے پاکستانی شہریت ترک نہیں کی۔ اس لئے اسے غیر ملکی یا دشمن کا ایجنٹ قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی اسکی آزادی چھینی جاسکتی ہے۔ فاضل جج نے لکھا کہ نظربند کو دشمن کا ایجنٹ اور غیر ملکی تصوّر کرکے اُسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت تین ماہ کے لئے ۲۲ر اکتوبر کو نظربند کیا گیا تھا ان کے خلاف لالیاں ضلع جھنگ میں پاکستان میں ناجائز طور پر داخل ہونے کے الزام میں مقدمہ درج ہوا۔ ۹ر ستمبر کی رات کو ڈی ایس پی کی قیادت میں پولیس دستہ نے نظربند کو چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے پُل کے پاس مشتبہ حالت میں گھومتے پکڑا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق رات گئے پُل کے نزدیک اس کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے ارادے خطرناک تھے۔ دشمن کا ایجنٹ ہونے کے شُبہ کی تصدیق کے لئے نظربند کو قلعہ لاہور میں لایا گیا اور اس کے بعد گورنر پنجاب کے حکم پر اسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظربند کر لیا گیا۔

فاضل جج نے لکھا ہے کہ نظربند پیدائشی طور پر پاکستانی ہے۔ یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ اس رات چناب کے پُل پر فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے کئی طالبعلم پُل کی نگرانی کر رہے تھے۔ باقی طلباء سے پولیس نے باز پُرس نہیں کی اور نظربند کے خلاف اِس لئے مقدمہ بنایا گیا کہ وہ بنگالی تھا اور بنگلہ دیش بن جانے کی وجہ سے وہ غیر ملکی ہوگیا تھا۔ حکومت نے ہدایت جاری کی تھی کہ مشرقی پاکستان کے باشندے اگر اپنے وطن جانا چاہیں تو درخواستیں ارسال کریں اور جو نہ جانا چاہیں وہ حکومت پاکستان سے "کلیرنس" حاصل کریں۔ اِس حکم میں یہ نہیں تھا کہ جو نہیں جائیں گے وہ یہاں غیر ملکی تصوّر ہوں گے فاضل جج نے اِس تجزیئے کے بعد نظربندی کے احکام کو غیر قانونی قرار دے دیا اور رِٹ درخواست کے اخراجات بھی حکومت کے ذمّے ڈال دئے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۹ر نومبر ۶۸ء صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسی حربہ

پنجاب کی صوبائی کابینہ کے ایک وزیر نے ۱۸ر نومبر ۱۹۷۴ء کو جڑانوالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا (امروز کے الفاظ میں) :-

"انہوں نے (وزیر اعظم نے) قادیانیوں کا نوّے سالہ پرانا مسئلہ اپنی سیاسی بصیرت سے حل کیا ہے۔ قائدِ عوام نے یہ مسئلہ مفتی محمود، مولانا مودودی یا ولی خاں کے دباؤ کے تحت حل نہیں کیا۔ یہ لوگ تو نہیں چاہتے تھے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تاکہ یہ لوگ اسے ہماری حکومت کے خلاف ایک سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کر سکیں۔"

کوئی نوّے سالہ "قادیانی" مسئلہ تھا یا نہیں۔ اور اگر تھا تو وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے یا نہیں۔ اِس بات کا فیصلہ تو تاریخ کرے گی لیکن یہ بات کُھل کر سامنے آ گئی ہے کہ علماء احمدیہ جماعت کے خلاف جو ایجی ٹیشن کرتے ہیں اس کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سیاسی مقاصد حاصل کیے جائیں۔

سیاسی اِصطلاح

لاہور کے شاکر رضوانی کا ایک خط پاکستان ٹائمز کی ۱۹ر نومبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے مسٹر جوشوا فضل الدین (عیسائی لیڈر) کے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں سے جو سلوک ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے وہ اسلامی روایات کے منافی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اکثریت کا یہ کہنا کہ اقلیت اس سے قریب آنے کی کوشش کرے بے معنی سی بات ہے۔ سب سے پہلے تو اکثریت کو اپنے احساسِ برتری سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیئے اور پھر خود اقلیت کے قریب آ کر اسے تحفّظ کا احساس دلانا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی دُنیا میں اکثریت اور اقلیت کے الفاظ بے معنی ہیں اور انسانی تاریخ میں آج تک مذہب کے پیروکاروں کا ذکر کرتے ہوئے کسی نے اکثریت اور اقلیت کا ذکر کیا ہی نہیں۔ یہ دونوں اصطلاحیں سیاسی ہیں۔ سیاست میں اکثریتی پارٹی اسے کہتے ہیں جو زیادہ ووٹ حاصل کر لے اور

برسرِ اقتدار آجائے۔ مذہب میں نہ کوئی اقتدار والی پارٹی ہے نہ کوئی حزبِ مخالف۔ ہر مذہب اور ہر جماعت (مذہبی) اپنی اپنی جگہ مقتدر ہے اور باقی ساری دُنیا کو اپنے مذہب یا اپنی جماعت میں شامل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب کا نام :- نغماتِ صدّیق

شاعر :- مولانا الحاج محمد صدیق صاحب امرتسری

ناشر :- محمد لطیف انور امرتسری

قیمت :- چھ روپے

مولانا الحاج محمد صدیق صاحب امرتسری گہنہ مشق شاعر ہیں اور ہماری جماعت میں کافی حد تک معروف۔ آپ کی نظمیں زبان کے لحاظ سے نہایت سادہ اور موضوع کے لحاظ سے دل کے نہایت قریب ہوتی ہیں۔ زیادہ تر تبلیغی اور تربیتی موضوع پر خیالات کا اظہار فرماتے ہیں لیکن غزل میں بھی بہت اچھے اچھے شعر نکالتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ احباب اِس مجموعہ کو دلچسپی سے پڑھیں گے اور مکرم مولانا صاحب موصوف کو داد دیں گے۔

کتاب مولانا صاحب سے چھ روپے میں مِل سکتی ہے۔

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۲

جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۷)

تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہ اُس پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ... روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوّت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز قیمت مکمّل کورس پچیس۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یُونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah